

## 1819-جن کا انسان کے بدن میں داخل ہونے کے متعلق

سوال

پچھلے دونوں جن کا انسان کے بدن میں داخل ہونے کا معاملہ پھیلا ہوا تھا اور یہ عقلی طور پر آپس میں فرق ہے۔ انسان کو مٹی سے پیدا کیا گیا جبکہ جن آگ سے پیدا ہوا ہے۔ اور یہ کہ شیطان صرف وسو سے ڈالنے پر قادر ہیں اور اللہ تعالیٰ نے انہیں انسان پر کوئی سلطہ نہیں دیا کہ وہ انسان پر مسلط ہو سکیں۔ اور جو کیسٹیں لوگوں کے پاس چل رہی ہیں وہ کوئی دلیل نہیں۔  
تو آپ کا اس پر کیا رد ہے؟

پسندیدہ جواب

جن کا انسان کے بدن میں داخل ہونا یقینی طور پر کتاب و سنت اور بالاتفاق اہل و سنت و اجماعت اور حسی اور مشاہداتی طور پر ثابت ہے اور اس معاملہ میں سوائے معتبر کے جنوں نے اپنے عقلی دلائل کو کتاب و سنت پر مقدم کیا ہے کسی اور نے اختلاف نہیں کیا اور ہم دلائل میں جو آسان ہو ذکر کریں گے۔

فرمان باری تعالیٰ ہے :

"اور وہ لوگ جو کہ سود خور ہیں کھڑے نہیں ہونگے مگر اسی طرح جس طرح وہ کھڑا ہوتا ہے جسے شیطان چھو کر خبی بنادے یہ اس لئے کہ وہ کہا کرتے تھے کہ تجارت بھی تو سود کی طرح ہے۔" (ابقرہ 275)

قرطبی نے اپنی تفسیر میں (ج 3 ص 355) میں کہا ہے کہ (یہ آیت اس انکار کو فاسد کرنے کی دلیل ہے جو کہتا ہے کہ دورے جن کی طرف سے نہیں اور وہ یہ گمان کرتا ہے کا یہ طبیعتوں کا فعل ہے اور شیطان انسان کے اندر نہیں چلتا اور نہ ہی اسے چھٹا ہے۔)

اور ابن کثیر نے اپنی تفسیر (ج 1 ص 32) میں مذکورہ آیت ذکر کرنے کے بعد کہا ہے کہ (یعنی وہ قیامت کے دن اپنی قبروں سے ایسے کھڑے ہونگے جس طرح کہ مرگی والے کو دورے کی حالت ہوتی ہے اور شیطان اسے خبی بنادیتا ہے اور اس لئے کہ وہ منکر کام کیا کرتا تھا؛ اور ابن عباس (رضی اللہ عنہما) کا فرمان ہے کہ سود خور قیامت کے دن مجنون اور گلاغھو نٹا ہوا اٹھے گا)

اور صحیح حدیث میں جسے نبأ نے ابوالیسر سے روایت کیا ہے وارد ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے  
(اے اللہ میں گرنے اور بہت زیادہ بڑھا پے اور غرق ہونے اور جلنے سے پناہ مانگتا ہوں اور تیری پناہ میں آتا ہوں کہ مجھے شیطان موت کے وقت خبی بنادے۔)

مناوی نے اپنی کتاب فیض (ج 2 ص 148) میں عبارت کی شرح میں کہا ہے (اور میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں کہ شیطان مجھے موت کے وقت خبی کر دے) کہ وہ مجھ سے چھٹ جائے اور میرے ساتھ کھینچا شروع کر دے اور میرے دین یا عقل میں فساد پا کر دے۔ (موت کے وقت) یعنی نزع کے وقت جس وقت پاؤں ڈگ کا جاتے اور عقلیں کام کرنا چھوڑ دیتی اور حواس جواب دے جاتے ہیں۔ اور بعض اوقات شیطان انسان پر دنیا کو چھوڑتے وقت غلبہ پالیتا ہے تو اسے گمراہ کر دیتا یا پھر اسے تو بہ سے روک دیتا ہے۔۔۔) اخ

اور ابن تیمیہ نے (مجموع الفتاویٰ 24/276) میں کہا ہے کہ جنوں کا انسان کے بدن میں داخل ہونا بالاتفاق آئمہ اہل و سنت و اجماعت سے ثابت ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے :

"اور وہ لوگ جو کہ سود خور ہیں کھڑے نہیں ہونگے مگر اسی طرح جس طرح وہ کھڑا ہوتا ہے جسے شیطان چھو کر خبی بنادے" البقرہ 275

اور صحیح (مخاری) میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ (کہ شیطان ابن آدم کے اندر اس طرح دوڑتا ہے کہ جس طرح خون) 1۱

اور عبد اللہ بن امام احمد کا قول ہے کہ۔ میں نے اپنے باپ سے کہا کہ کچھ لوگوں کا یہ خیال ہے کہ جن انسان کے بدن میں داخل نہیں ہوتا تو انہوں نے فرمایا (اے میرے بیٹے وہ جھوٹے ہیں حالانکہ وہ اسکی زبان سے بول رہا ہے۔)

تواب بن تیمیہ نے اس پر تعلیم لگاتے ہوئے فرمایا :

(یہ جوانوں نے کہا وہ مشور ہے کیونکہ جب آدمی کو دورہ پڑتا ہے تو زبان سے ایسی باتیں کرتا ہے جن کا معنی بھی نہیں جانتا اور اسکے بدن پر بہت زیادہ مارا جاتا ہے اگر اس طرح کی مار اونٹ کو ماری جائے تو وہ بھی متاثر ہو۔

اور جن چھٹے ہوئے شخص کو یہ مار محسوس بھی نہیں ہوتی اور نہ ہی اسے وہ کلام جو کہ وہ کرتا ہے محسوس ہوتا ہے اور بعض اوقات دورے والا اور بغیر دورے کے شخص کو کھینچا جاتا ہے اور بستریا چھانی جس پر وہ بیٹھا ہوتا ہے کھینچی جاتی ہے اور آلات و اشیاء بدلت جاتی میں اور ایک جگہ پر منتقل ہوتا اور اسکے علاوہ اور کئی امور واقع ہوتے ہیں جس نے یہ دیکھیں ہوں اسے یہ یقینی علم ہو جاتا ہے کہ انسان کی زبان پر بولنے والا اور ان جسموں کو حرکات دینے والا انسان کے علاوہ کسی اور جنس سے ہے)

حتیٰ کہ رحمہ اللہ نے یہ بھی فرمایا (اور آئندہ مسلمین کے اندر کوئی ایسا امام نہیں جو کہ جن کا انسان کے جسم میں داخل ہونے کا منع ہو اور جو اس کا انکار کرے اور یہ دعویٰ کرے کہ شرع جھوٹ بول رہی ہے تو اس نے شرع پر جھوٹ بولا اور شرعی دلائل میں کوئی دلیل اس کی نفی نہیں کرتی )

تو جنوں کا انسان کے جسم میں داخل ہونا کتاب عزیز اور سنت مطہرہ اور اہل سنت و اجماعۃ کے اتفاق سے ثابت ہے جسکے ہم نے بعض دلائل ذکر کئے ہیں۔

اور اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد مبارک :

"اور دراصل وہ اللہ تعالیٰ کی مرضی کے بغیر کسی کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے"

تو یہ بلاشبک اس بات کی واضح دلیل ہے کہ جن اللہ تعالیٰ کے حکم کے بغیر یہ طاقت ہی نہیں رکھتے کہ وہ کسی کو جادو یا اس سے چھٹ کریا اسی طرح کسی اور قسم کی ایزادے سکیں یا اسے گمراہ کر سکیں۔

جیسا کہ حسن بصری کا قول ہے کہ :

اللہ تعالیٰ حس پر چاہے انبیاء مسلط کر دیتا ہے اور حس پر نہ چاہے اس پر مسلط نہیں کرتا اور وہ اللہ کے حکم کے بغیر کسی پر طاقت نہیں رکھتے۔

جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

تو شیطان (اور وہ کافر جس ہے) بعض اوقات مومنوں پر انکے گناہوں کی وجہ اور اللہ تعالیٰ کے ذکر اور اسکی توحید اور اسکی عبادت میں اخلاص سے دور ہونے کے سبب سے ان پر انہیں مسلط کر دیتا ہے۔

لیکن جو اللہ تعالیٰ کے نیک اور صاحب بندے ہے یہ ان اسکی کوئی قدرت نہیں ہے۔

فرمان باری تعالیٰ ہے۔

"میرے سچے بندوں پر تیر کوئی قابو اور بس نہیں اور تیر ارب کار سازی کرنے والا کافی ہے" (الاسراء 65)

اور اسے دور جاہلیت میں عرب بھی اچھی طرح جانتے اور اپنے اشعار میں اسکا تذکرہ کرتے تھے تو اسی لئے اعشی نے اپنی اوٹھنی کو جھٹی کے لحاظ سے جنون کے ساتھ تنبیہ دی ہے۔ اس کا قول ہے:

وہ کچھ دنوں کو رات کو چلنے کے بعد ایسے ہو جاتی ہے کہ اسے جنون کی طرف سے کوئی جنون پہنچا ہے۔

اور الاؤن جنون کی تنبیہ کو کہتے ہیں۔

اور جن چھٹنے کے اسباب کو بیان کرتے ہوئے ابن تیمیہ نے (مجموع الفتاویٰ 39/19) کہا ہے کہ۔

(بعض اوقات جن انسان کو شوت اور خواہش اور عشق کی بنا پر چھٹنے میں جس طرح کہ انسان انسان کے سے متفق ہوتا ہے۔۔۔۔ اور بعض اوقات بغرض اور سزا کے طور پر اور یہ کثرت سے ہے۔ مثلاً انسانوں میں سے کوئی انہیں ایسا اور تکلیف دیتا ہے یا پھر وہ گماں کرتے ہیں کہ انسانوں نے جان بوجھ کر تکلیف دی ہے یہ تو کسی پر پیشاب کر دینا اور یا پھر کسی جن پر گرم پانی بہادینا اور یا کسی کو قتل کر دینا اگرچہ انسان کو اسکا علم بھی نہیں ہوتا اور جنون میں جہالت اور ظلم ہے تو وہ اسکی سزا کئے گئے فعل سے بھی زیادہ دیتے ہیں۔

اور بعض اوقات بطور کھلی کو دار مذاق اور یا پھر شرکی بنا پر بے وقوف جنون کی طرف سے یہ حاصل ہوتا ہے۔) انتہی۔

میں کہتا ہوں، امید ہے کہ ان سب چیزوں سے نجات اس وقت مل سکتی ہے جبکہ اللہ تعالیٰ کا ذکر اور ہر کام شروع کرتے وقت بسم اللہ پڑھنا جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح طور پر ثابت ہے کہ بہت سے کاموں کے وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر اور بسم اللہ پڑھنا مثلاً کھانا کھاتے اور پانی پیتے اور جانور پر سوار ہوتے وقت اور ضرورت کے وقت کپڑے اتارتے وقت اور یوں سے جماع کرتے وقت وغیرہ۔

اور اسکے علاج کے متعلق ابن تیمیہ (مجموع الفتاویٰ 42/19) میں فرماتے ہیں کہ:

(اور مقصد یہ ہے کہ اگر جن انسانوں پر زیادتی کریں تو انہیں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم بتایا جائے اور ان پر محبت قائم کی جائے اور انہیں نیکی کا حکم اور برائی سے روکا جائے جس طرح کہ انسان کے ساتھ کیا جاتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"بِمَكْسُوْسِ كَوَاسِ وَقْتِ تَكَبْ عَذَابَ نَمِيْدَ دَيْتَے جَبْ تَكَبْ كَرْ رَسُولُ كُونَهْ بَحْجَ دَيْسَ"

پھر اسکے بعد فرماتے ہیں کہ اگر جن امر اور نہی اور یہ سب بیان کرنے کے بعد بھی بازنہ آئے تو پھر اسے ڈانٹ ڈپٹ اور لعنت ملامت اور برا جملہ اور دھمکی وغیرہ دینا جائز ہے جس طرح کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے شیطان کے ساتھ کیا جب وہ آپ پر انگارہ لے کر حملہ آور ہوا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (میں تجوہ سے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آتا ہوں اور تجوہ پر تین بار

اللہ تعالیٰ کی لعنت کرتا ہوں۔) اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

اور اسکے خلاف قرآن پڑھ کر اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کر کے بھی مدلی جاسکتی ہے۔ اور خاص کر آیہ الکرسی پڑھ کے کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

(بیشک جو اسے پڑھے گا اس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک محافظ صح تک کے لئے مقرر کر دیا جائے گا اور شیطان اسکے قریب بھی نہیں بٹک سکے گا۔) اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

اور اسی طرح معوذتین (قل اعوذ برب الغلت۔۔ اور قل اعوذ برب انس) دونوں سورتیں پڑھنا۔

اور لیکن نفسیتی ڈاکٹر جن چھٹے ہوئے کے علاج میں ان چیزوں پر اعتماد نہیں کرتا کیونکہ وہ اسے کچھ فائدہ نہیں دے سکتا۔

اور یہ مسئلہ اس سے بھی زیادہ تفصیل کا محتاج ہے لیکن جو ہم نے ذکر کیا ہے اس میں ان شاء اللہ سنت کی پیر وی کرنے والے کے لئے کفايت ہے۔

والحمد لله رب العالمين۔